Lesson 27. Al-Baqarah (Ayaat 217 - 221): Day 92

سُوْرَةُ الْبَقَرَة کی تفسیر

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ

يَسْئَلُوْنَكَ	عَنِ	الشَّهْرِ	الْحَرَامِ	قِتَالٍ	فِيْهِ	قُلْ
سوال کرتے ہیں تجھ کو	سے	مہینے	حرمت والے	لڑنا	بیچ اس کے	کہہ

(اے محمد ﷺ) لوگ تم سے عزت والے مہینوں میں لڑائی کرنے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دو

قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ

قِتَالٌ	فِيْهِ	كَبِيْرٌ	وَ	صَدٌّ	عَنْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	وَ	كُفْرٌ	بِهٖ	وَالْمَسْجِدِ
لڑنا	بیچ اس کے	بڑا گناہ ہے	اور	بند کرنا	سے	راہ	اللہ کی	اور	کفر کرنا	ساتھ اسکے	اور بند کرنا مسجد

کہ ان میں لڑنا بڑا (گناہ) ہے۔ اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس سے کفر کرنا اور مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ میں جانے) سے (بند کرنا)

الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ

الْحَرَامِ	وَ	اِخْرَاجُ	اَهْلِهٖ	مِنْهُ	اَكْبَرُ	عِنْدَ	اللّٰهِ	وَ	الْفِتْنَةُ	اَكْبَرُ	مِنَ
حرام سے	اور	نکال دینا	اسکے لوگوں کا	اس سے	بہت بڑا گناہ ہے	نزدیک	اللہ کے	اور	کفر	بہت بڑا گناہ ہے	سے

اور اہلِ مسجد کو اس میں سے نکال دینا (جو یہ کفار کرتے ہیں) اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ (گناہ) ہے۔ اور فتنہ انگیزی

الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ

الْقَتْلِ	وَ	لَا	يَزَالُوْنَ	يُقَاتِلُوْنَكُمْ	حَتّٰى	يَرُدُّوْكُمْ	عَنْ	دِيْنِكُمْ	اِنِ
قتل	اور	نہ	ٹلیں گے	لڑتے ہی رہیں گے تم سے	یہاں تک کہ	پھیر دیویں تم کو	سے	دین تمہارے	اگر

خوں ریزی سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر

اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ

اسْتَطَاعُوْا	وَ	مَنْ	يَّرْتَدِدْ	مِنْكُمْ	عَنْ	دِيْنِهٖ	فَيَمُتْ	وَ	هُوَ	كَافِرٌ
کر سکیں	اور	جو کوئی	پھر جائے	تم میں سے	سے	دین اپنے	پس مر جائے	اور	وہ	کافر ہو

مقدور رکھیں تو تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں۔ اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر (کر کافر ہو) جائے گا اور کافر ہی مرے گا

فَأُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَأُولٰٓئِكَ

فَأُولٰٓئِكَ	حَبِطَتْ	أَعْمَالُهُمْ	فِي	الدُّنْيَا	وَ	الْآخِرَةِ	وَأُولٰٓئِكَ
پس یہ لوگ	کھوئے گئے	عمل ان کے	بیچ	دنیا کے	اور	آخرت کے	اور یہ لوگ ہیں

تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہو جائیں گے اور یہی

أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿٢١٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

أَصْحٰبُ	النَّارِ	هُمْ	فِيهَا	خٰلِدُونَ	إِنَّ	الَّذِينَ	آمَنُوا
رہنے والے	آگ کے	وہ	بیچ اس کے	ہمیشہ رہنے والے ہیں	بیشک	جو لوگ	ایمان لائے

لوگ دوزخ (میں جانے) والے ہیں جس میں ہمیشہ رہیں گے ﴿٢١٧﴾ جو لوگ ایمان لائے

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجٰهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۙ أُولٰٓئِكَ يَرْجُونَ

وَ	الَّذِينَ	هَاجَرُوا	وَ	جٰهَدُوا	فِي	سَبِيلِ	اللّٰهِ	أُولٰٓئِكَ	يَرْجُونَ
اور	جن لوگوں نے	وطن چھوڑا	اور	جہاد کیا	بیچ	راہ	اللہ کے	یہ لوگ	امیدوار ہیں

اور اللہ کے لیے وطن چھوڑ گئے اور (کفار سے) جنگ کرتے رہے وہی اللہ کی رحمت

رَحْمَتَ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ

رَحْمَتَ	اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	غَفُورٌ	رَّحِيمٌ	يَسْـَٔلُونَكَ	عَنِ	الْخَمْرِ
مہربانی	اللہ کی کے	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان ہے	سوال کرتے ہیں تجھ سے	سے	شراب

کے امیدوار ہیں۔ اور اللہ بخشنے والا (اور) رحمت کرنے والا ہے ﴿٢١٨﴾ اے پیغمبر لوگ تم سے شراب اور جوئے کا

وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَآ إِثْمٌ كَبِيرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَإِثْمُهُمَآ أَكْبَرُ

وَ	الْمَيْسِرِ	قُلْ	فِيهِمَآ	إِثْمٌ	كَبِيرٌ	وَّ	مَنَافِعُ	لِلنَّاسِ	وَإِثْمُهُمَآ	أَكْبَرُ
اور	جوئے سے	کہہ	بیچ ان دونوں کے	گناہ ہے	بڑا	اور	فائدے ہیں	واسطے لوگوں کے	اور گناہ ان دونوں کا	بہت بڑا ہے

حکم دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ ان میں نقصان بڑے ہیں اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں مگر ان کے نقصان

مِنْ نَّفْعِهِمَا ۗ وَيَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۬ۖ قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذٰلِكَ

مِنْ	نَّفْعِهِمَا	وَ	يَسْـَٔلُونَكَ	مَاذَا	يُنْفِقُونَ	قُلِ	الْعَفْوَ	كَذٰلِكَ
سے	ان دونوں کے فائدے	اور	سوال کرتے ہیں تجھ سے	کیا	خرچ کریں	کہہ	زیادہ حاجت سے	اسی طرح

فائدوں سے کہیں زیادہ ہیں اور یہ بھی تم سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کون سا مال خرچ کریں۔ کہہ دو کہ جو ضرورت سے زیادہ ہو۔ اس طرح

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١٩﴾ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمُ	الْاٰيٰتِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَفَكَّرُوْنَ	فِي	الدُّنْيَا	وَ	الْاٰخِرَةِ
بیان کرتا ہے	اللہ	واسطے تمہارے	نشانیاں	تا کہ تم	فکر کرو	بیچ	دنیا کے	اور	آخرت کے

اللہ تمہارے لیے اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تا کہ تم سوچو ﴿٢١٩﴾ (یعنی) دنیا اور آخرت (کی

وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۭ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۭ وَاِنْ

وَيَسْــَٔلُوْنَكَ	عَنِ الْيَتٰمٰى	قُلْ	اِصْلَاحٌ	لَّهُمْ	خَيْرٌ	وَ	اِنْ
اور سوال کرتے ہیں تجھ سے	یتیموں کا	کہہ	سنوارنا	واسطے ان کے	بہتر ہے	اور	اگر

باتوں) میں (غور کرو) اور تم سے یتیموں کے بارے میں بھی دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ ان کی (حالت کی) اصلاح بہت اچھا کام ہے اور اگر تم

تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ

تُخَالِطُوْهُمْ	فَاِخْوَانُكُمْ	وَاللّٰهُ	يَعْلَمُ	الْمُفْسِدَ	مِنَ	الْمُصْلِحِ	وَ	لَوْ
ملا لو تم ان کو	پس بھائی ہیں تمہارے	اور اللہ	جانتا ہے	بگاڑنے والے کو	سے	سنوارنے والے	اور	اگر

ان سے مل جل کر رہنا (یعنی خرچ اکٹھا رکھنا) چاہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ خرابی کرنے والا کون ہے اور اصلاح کرنیوالا کون

شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٢٠﴾ وَلَا تَنْكِحُوا

شَاۗءَ	اللّٰهُ	لَاَعْنَتَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ	وَ	لَا	تَنْكِحُوا
چاہتا	اللہ	البتہ محنت دیتا تم کو	بیشک	اللہ	غالب ہے	حکمت والا	اور	مت	نکاح کرو

اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو تکلیف میں ڈال دیتا۔ بیشک اللہ غالب (اور) حکمت والا ہے ﴿٢٢٠﴾ اور (مومنو)

الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ

الْمُشْرِكٰتِ	حَتّٰى	يُؤْمِنَّ	وَلَاَمَةٌ	مُّؤْمِنَةٌ	خَيْرٌ	مِّنْ	مُّشْرِكَةٍ	وَّ	لَوْ
شرک کرنے والیوں کو	یہاں تک کہ	وہ ایمان لائیں	اور البتہ لونڈی	ایمان والی	بہتر ہے	سے	شرک کرنے والی	اور	اگرچہ

مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرنا۔ کیونکہ مشرک عورت خواہ تم کو کیسی ہی بھلی لگے اُس سے مومن

اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ

اَعْجَبَتْكُمْ	وَ	لَا	تُنْكِحُوا	الْمُشْرِكِيْنَ	حَتّٰى	يُؤْمِنُوْا	وَ	لَعَبْدٌ
اچھی لگے تم کو	اور	مت	نکاح کرو	شرک کرنے والوں کو	یہاں تک کہ	وہ ایمان لائیں	اور	البتہ غلام

لونڈی بہتر ہے۔ اور (اسی طرح) مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں مومن عورتوں کو اُن کی زوجیت میں نہ دینا۔

مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۗ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى									
مُّؤْمِنٌ	خَيْرٌ	مِّنْ	مُّشْرِكٍ	وَّ	لَوْ	اَعْجَبَكُمْ	اُولٰٓئِكَ	يَدْعُوْنَ	اِلَى
ایمان والا	بہتر ہے	سے	شرک کرنے والے	اور	اگرچہ	اچھا لگے تم کو	یہ لوگ	بلاتے ہیں	طرف
کیونکہ مشرک (مرد) سے خواہ وہ تم کو کیسا ہی بھلا لگے مومن غلام بہتر ہے۔ یہ (مشرک، لوگوں کو) دوزخ کی طرف بلاتے									

النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ											
النَّارِ	وَ	اللّٰهُ	يَدْعُوْٓا	اِلَى	الْجَنَّةِ	وَ	الْمَغْفِرَةِ	بِاِذْنِهٖ	وَ	يُبَيِّنُ	اٰيٰتِهٖ
آگ کے	اور	اللہ	بلاتا ہے	طرف	جنت کے	اور	بخشش کے	ساتھ حکم اپنے سے	اور	بیان کرتا ہے	نشانیاں اپنی
ہیں اور اللہ اپنی مہربانی سے بہشت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے۔ اور اپنے حکم لوگوں سے											

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾			
لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُوْنَ	وَ
واسطے لوگوں کے	تا کہ وہ	نصیحت پکڑیں	اور
کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ نصیحت حاصل کریں (۲۲۱)			

سبق کا خلاصہ۔ بظاہر دیکھنے میں ہمیں یہ آیات مختلف مفہوم کی لگتی ہیں۔ جیسے کے پہلے بات ہوئی کہ سورۃ البقرہ کے دو حصّے ہیں۔ نصف اوّل ہم پورا کر چکے جس میں یہود کی تاریخ تھی اور ان کے حالت اور واقعات کو بنیاد بنا کر مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی کہ تم یہود کی طرح نہ کرنا۔ اور نصفِ دوم میں ہم مسلمانوں سے ڈائریکٹ خطاب ہے اور چار موضوعات پر بات کی گئی ہے۔ خاص طور پر (177) آیتِ برّ۔ جس میں عبادات، معاملات، انفاق سبیل اللہ اور جہاد ہیں۔

آج کے سبق میں آپ کو ایک ہی رکوع میں سب سے زیادہ يَسْـَٔلُوْنَكَ ملے گا۔ لفظی ترجمے میں دیکھا کہ تین دفعہ یہ لفظ يَسْـَٔلُوْنَكَ آیا۔ صحابہ کرامؓ کا مزاج بھی نظر آتا ہے۔ جب حقیقت میں انسان کو اللہ سے محبت ہوتی ہے اور وہ پورے کا پورا دین میں داخل ہو جاتا ہے۔ اُس وقت خواہش ہوتی ہے کہ

کوئی کام پنی مرضی سے نہ کروں۔ وہ ہر چیز میں اللہ کی رضا دیکھتا ہے۔ آج کے سبق میں حرمت کے مہینے میں قتل کی ایک مثال دیکھیں گے۔ وہ غلطی سے ہو گیا اور اُس دور کے میڈیا نے اِس بات کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنا چاہا۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ چھوٹی باتوں کو ایشو بنا کر فتنے پیدا نہ کرو۔ اصل فساد فتنے سے ہوتا ہے۔

شراب اور جوئے کے بارے میں پتا چلے گا۔ اُمتِ وسط کا کردار ادا کرنے والی قوم کو کن چیزیوں سے بچنا چاہئے۔ مال کو کیسے استعمال کریں؟ انسان کے پاس کسی مجبور کو مال آجاتا ہے۔ بعض اوقات باپ کی وفات کے بعد چچا اُن کا کفیل بن جاتا ہے۔ تو اُن یتیموں کے مال سے کیا معاملہ کیا جائے۔ ہمیں نظر آتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کتنے احتیاط پسند تھے اور مالی معاملات میں کیسے اللہ سے ڈرتے تھے۔

مشرک عورت سے نکاح کے بارے میں بھی پتا چلے۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں اِس سبق سے فہم عطا فرمائے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۗ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۗ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۙ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۗ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢١٧﴾ (اے محمد ﷺ) لوگ تم سے عزت والے مہینوں میں لڑائی کرنے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ ان میں لڑنا بڑا

(گناہ) ہے اور خدا کی راہ سے روکنا اور اس سے کفر کرنا اور مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ میں جانے) سے (بند کرنا)۔ اور اہل مسجد کو اس میں سے نکال دینا (جو یہ کفار کرتے ہیں) خدا کے نزدیک اس سے بھی زیادہ (گناہ) ہے۔ اور فتنہ انگیزی خونریزی سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر مقدور رکھیں تو تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں۔ اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر کر (کافر ہو) جائے گا اور کافر ہی مرے گا تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہو جائیں گے اور یہی لوگ دوزخ (میں جانے) والے ہیں جس میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۱۷﴾

یہاں مشرکین مکّہ نے سوال کیا ہے۔ اللہ کے نبیؐ نے اس بات کے باوجود کہ صحابہ کرامؓ سے غلطی سے ہُوا یہ فرمایا کہ ہاں قتل گناہ ہے اور حرمت والے مہینے میں بھی بڑا گناہ ہے۔ اور تم کیا کر چکے ہو۔ تم کفر کرتے ہو۔ مسجدِ حرام سے روکتے ہو۔ مسلمانوں کو وہاں سے نکالتے ہو اور اب بھولے بن کر یہ سوال پوچھنے آ گئے ہو۔ خود تم فتنے سے باز نہیں آتے۔

تم اللہ کے راستے سے روکتے ہو۔ اور اللہ کا صل مضمون یہ تھا کہ اور خدا کی راہ سے روکنا اور اس سے کفر کرنا اور مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ میں جانے) سے (بند کرنا)۔ اور اہل مسجد کو اس میں سے نکال دینا (جو یہ کفار کرتے ہیں) خدا کے نزدیک اس سے بھی زیادہ (گناہ) ہے۔

۲ ھجری کو اللہ کے نبیؐ نے وادی نخلہ کی طرف ایک گروپ بھیجا۔ تجارتی قافلہ تھا۔ صحابہ کرامؓ سے ایک حرمت والے مہینے میں غلطی سے ایک قتل ہو گیا تھا۔ صحابہ کرامؓ کو معلوم نہیں تھا وہ سمجھے ۳۰ جمادی الثانی ہے لیکن چاند نظر آ گیا تھا اور رجب یعنی حرمت والا مہینہ شروع ہو گیا تھا۔ باقی لوگوں کو گرفتار کر کے وہ صحابہ کرامؓ نبی پاکؐ کے پاس لے آئے۔

مشرکین مکّہ نے شور مچا دیا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو ڈانٹا کہ پہلے تحقیق کر لینی تھی۔

صحابہ کرامؓ سے یہ فعل غلطی سے ہُوا۔ صحابہ کرامؓ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرما دیا کہ سورۃ مجادلہ آیت 22 میں اللہ فرماتے ہیں؛۔۔۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۚ

خدا ان سے خوش اور وہ خدا سے خوش۔ یہی گروہ خدا کا لشکر ہے۔۔۔۔۔

وہ مسلمان اُمّت کے بہترین لوگ تھے۔ ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کسی صحابیؓ پر کوئی تنقید کریں یا اُنؓ کے بارے میں کچھ بھی رائے زنی کریں۔

صحابہ کرامؓ کے بارے میں غلط سوچنا بھی ہمارے ایمان کو خراب کر دے گا۔ ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ وہ بشر تھے۔ ان سے انفرادی طور پر غلطی ہوئی۔ مثال کے طور پر آج صحابہ کرامؓ تو نہیں ہیں۔ اللہ کا دین موجود ہے اور دین پر کام کرنے والے بھی موجود ہیں۔ اجتماعی طور پر یہ ایک بہت بڑا کام ہے۔ کچھ لوگ قرآن سیکھنے سکھانے کا کام کر رہے ہیں۔ کچھ تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ کچھ مالی طور پر مدد کر رہے ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ جس شخص کو بھی اللہ کے دین کے لئے کام کرتے دیکھیں۔ قرآن اور سُنّت سے جڑا دیکھیں بس سمجھ لیں کہ یہ ہم سے اچھا ہے۔

انفرادی طور پر ہم میں سے ہر ایک سے غلطی ہو سکتی ہے۔ کسی دیندار سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ اُس بات کا اُچھالیں نہ۔ ہم دینداروں کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کرتے ہیں۔ اُن پر تنقید کرتے ہیں۔ ایک ذرا سی خامی کو بار بار بیان کرتے ہیں۔

صحابہ کرامؓ سے غلطی ہوئی۔ تو پھر اللہ نے یہ فرما دیا کہ تم خود یہ پانچ غلط کام کرتے ہو۔

یہ کفر کی طرف سے اسلام پر تنقید کا جواب ہے۔ کفر اسلام کے لئے دل میں بغض رکھتا ہے۔ آج کل ہی دیکھ لیں کہ پوری دنیا میں ہر طرف قتل وغارت ہے۔ جنگیں ہیں، استحصال ہے۔ لیکن ایک ذرا سے اسلام یا مسلمان کی بات ہوتی ہے تو پوری دنیا کا میڈیا حرکت میں آ جاتا ہے۔

اللہ نے کفار کے کاموں پر اُن کو جواب دیا کہ تم فتنے کرتے ہو جبکہ قتل صرف ایک شخص ہوا ہے اور فتنوں میں تو اس سے کہیں زیادہ بربادی ہوتی ہے۔ صحابہ کرامؓ کا یہ قافلہ عبداللہ بن جحش کی سرکردگی میں گیا تھا۔ اور جو شخص قتل ہُوا تھا اس کا نام عبداللہ بن عمرو الخرزمی تھا۔ کفار نے فساد شروع کر دیا۔ کفار نے مسلمانوں کو اپنے گھروں سے نکال دیا۔ تیرہ سال مسلمان ظلم برداشت کرتے رہے۔ ہجرت کے بعد یہ پہلا قتل مسلمانوں سے ہُوا تھا۔ پندرہ سال کے بعد پہلی دفعہ مسلمانوں سے کوئی غلطی ہوئی۔

آیت ۱۹۱ میں بھی یہ بات آئی تھی۔ فتنہ کیا ہے؟

ہر صاحبِ ایمان کا اپنے ایمان پر رہنا مشکل ہو جائے اور اپنے دین پر عمل کرنا مشکل ہو جائے۔

ہر وہ حالت جس میں بندے کو اپنا ایمان بچانا مشکل ہو اور اسلام پر عمل کرنا مشکل ہو جائے۔

اب ٹی وی اور سوشل میڈیا دیکھ لیں۔ عورت کا ایک گز کا حجاب برداشت نہیں ہوتا۔

ہر طرف غلط کام ہو رہے ہیں۔ نکاح اور شادی مشکل کر دی گئی۔ جائز اور حلال کمائی مشکل ہے۔ ہر طرف سود ہے۔ باطل کا غلبہ ہے۔ آج انفرادی طور پر ہمارے اپنے ملکوں میں فتنے ہیں۔ مائیں بچوں کو مسجد تک نہیں بھیج سکتیں۔

شروع سے لے کر یہود و نصاریٰ اور کفار نے اس طرح کے ہتھکنڈے استعمال کئے کہ مسلمان اپنے ہی مذہب پر شرمسار ہو جائیں۔ فتنہ فساد ہے۔ قتل تو ایک کا ہوتا ہے لیکن جب فتنے ہوتے ہیں تو کتنوں کو ایمان چلا جاتا ہے۔

ایک نوجون یونیورسٹی جاتا تو فارغ وقت میں مسجد میں چلا جاتا۔ اس کے والدین فکر مند ہو گئے اور اسے روکنے لگے۔ ہمارا آج یہی حال ہے کہ اسلام کی بات تو اچھی لگتی ہے۔ لیکن پھر عمل نہیں کرنا چاہتے۔ ہم پورا عمل نہیں کرنا چاہتے۔ پورے اسلام پر عمل کرنے والے سے اُس کے اپنے گھر والے ناراض رہتے ہیں۔ ہم صرف باتیں ہی کرنا چاہتے ہیں۔

یہاں ایک خوبصورت بات دیکھیں کہ اللہ نے دینداروں کو' اور اہل مسجد کو اس میں سے نکال دینا' میں کہا ہے۔ اسی لئے آج کافروں کو وہاں جانے کی اجازت نہیں ہے۔ ہم اہلِ مسجد ہیں۔ ہماری خوش قسمتی دیکھیں۔ اللہ کے نام پر ایک ہو جائیں۔

مدینہ میں بارش کی کمی تھی۔ قحط آ گیا۔ عمرؓ نے لوگوں کو بھوک کی حالت میں دیکھا تو پڑوسی کافر ملک سے مدد مانگ لی۔ کافر بادشاہ نے سامان سے لدا قافلہ بھیج دیا اور بڑا خوش بھی ہُوا کی مسلمانوں پر احسان کر دیا۔ جلد ہی وہ کھانا بھی ختم ہو گیا۔ اب عمرؓ پھر پریشان کہ لوگوں کی بھوک سے بری حالت ہے۔

ایک صحابیؓ کو اللہ کے نبیؐ خواب میں ملے اور صرف یہی کہا، 'یہ عمرؓ کو کیا ہو گیا ہے؟'

انھوں نے اپنا خواب عمرؓ کو بتایا، عمرؓ نے مجلسِ شوریٰ بلالی۔ کہ اُن سے کہاں اور کیا غلطی ہوئی ہے۔

سب کے مشورے سے طے پایا کہ کافر بادشاہ سے مدد نہیں مانگنی چاہئے تھی۔ سب مدینے والوں نے باہر نکل کر نمازِ استسقاء پڑھی اور بارش ہوگئی اور قحط دُور ہوگیا۔ صحابہ کرامؓ کو فکر پڑ جاتی تھی کہ ہم سے اللہ یا اس کا نبیؐ ناراض نہ ہو جائیں۔

دعا کریں کہ عمل کرنے والے ہو جائیں۔

لوگ دین اور دُنیا بھی رکھنا چاہتے ہیں۔ کفار ایسے لوگوں سے خوش ہیں جو اُن جیسے بن جاتے ہیں۔ اُن کی محفلوں میں جاتے ہیں۔ کافروں کو تو ایک طرف چھوڑیں ہمارے اپنے رشتے دار ہم سے تب خوش ہوتے ہیں جب ہم اُن کے کسی غیر مذہبی کام میں شامل ہوتے ہیں۔ ہمارے اندر اتنی جرات نہیں کہ دس لوگ بیٹھے ہوں تو ایک مرد اُٹھ کر کہہ دے کہ میں مسجد جا رہا ہوں مجھے جماعت سے نماز پڑھنی ہے۔ مہمان بھی ناراض اور گھر والے بھی۔

کفّار کی دشمنی مسلمان سے نہیں اسلام سے ہے۔ وہ مسلمان کو نہیں اسلام کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہمارے اندر اسلام نہ رہے۔ مکّہ والے بھی یہی چاہتے تھے۔ کہ لوگوں کو اسلام لانے سے روکیں اور جو اسلام لے آئیں اُن کو اس پر عمل کرنے سے روکیں۔ وہ یہی کہتے کہ باپ دادا کا مذہب چھوڑ دیں؟

ہم آج کیا کہتے ہیں؟ کہ ہم پہلے جو عمل کرتے تھے وہ غلط تھا کیا؟ ہم تو وہی کرینگے جو ہمارے بڑے کرتے آئے ہیں۔ ذرا سوچیں ہم کیا کر رہے ہیں؟